بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ

جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر انچارج شعبہ تصنیف   مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 17 شمارہ نمبر 03 ماہ امان 1391 ہجری شمسی بمطابق مارچ 2012ء

حدیث

نزول ابن مریم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہٗ قدرت میں میری جان ہے عنقریب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے۔ صحیح فیصلہ کرنے والے، عدل سے کام لینے والے ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے۔ لڑائی ختم کریں گے (یعنی اس کا زمانہ مذہبی جنگوں کے خاتمہ کا زمانہ ہوگا)۔ اسی طرح وہ مال بھی لٹائیں گے لیکن کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ ایسے وقت میں ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا''

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم)

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اُسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرضِ تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے۔ اُس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو دُعا کرو تا تمہیں طاقت ملے جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدم نہیں رکھتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرّف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بدرفیق کو نہیں چھوڑتا جو اُس پر بداثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزّت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلافِ قرآن نہیں ہیں اُن کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی تعہّد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اُس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اُس عہد کو جو اُس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقع **مسیح موعود و مہدی معہود** نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کیلئے طیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغ گو، جعل ساز اور ان کا ہم نشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں۔ تم اِن زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اُس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا اُن کا وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو اُن کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا اُن کی حمایت میں **کون خدا پر ایمان لایا؟** صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بیباک گنہگار اور بدباطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو بلکہ وہ اُن کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کیلئے اُس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دُنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن اُن پر دانت پیستا ہے مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے اُن کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں اُن کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اُس خدا کا **دامن نہ چھوڑے**۔ ہم اُس پر ایمان لائے ہم نے اُس کو شناخت کیا تمام دنیا کا **وہی خدا ہے** جس نے میرے پر وحی نازل کی جس نے میرے لئے **زبردست نشان** دکھلائے۔ جس نے مجھے اس زمانہ کیلئے **مسیح موعود** کر کے بھیجا اس کے سوا کوئی خدا نہیں نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ جو شخص اُس پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے۔ ہم نے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن وحی پائی۔ ہم نے اُسے دیکھ لیا کہ دُنیا کا وہی خدا ہے اُس کے سوا کوئی نہیں کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا سچ تو یہ ہے کہ اُس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں مگر وہی جو اُس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے''۔

(کشتی نوح - روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18 تا 20)

حدیث و تشریح

اسلام میں اطاعت کا بلند معیار

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَۃُ فِیْمَا اَحَبَّ وَلَوْ کَرِہَ اِلَّا اَنْ یُّؤْمَرَ بِمَعْصِیَۃٍ فَاِنْ اُمِرَ بِمَعْصِیَۃٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَۃَ

(بخاری)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر مسلمان پر اپنے افسروں کی ہر بات سننا اور ماننا فرض ہے خواہ اسے ان کا کوئی حکم اچھا لگے یا برا لگے۔سوائے اسکے کہ وہ کسی ایسی بات کا حکم دیں۔جس میں خدا اور رسول کے کسی حکم کی (یا کسی بالا افسر کے حکم کی) نافرمانی لازم آتی ہو اگر وہ ایسی نافرمانی کا حکم دیں تو پھر اس میں ان کی اطاعت فرض نہیں۔

تشریح:

یہ حدیث اسلامی معیار اطاعت کا بنیادی اصول پیش کرتی ہے اسلام ایک انتہا درجہ کا نظم وضبط والا مذہب ہے۔وہ کسی شخص کو اپنے حلقہ میں جبراً داخل کرنے کا مؤید نہیں اور صاف اعلان کرتا ہے کہ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْن (یعنی دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں) لیکن جب کوئی شخص خوشی اور شرح صدر کے ساتھ اسلام قبول کرتا ہے تو پھر اسلام اس سے اس نظم وضبط کی توقع رکھتا ہے جو ایک منظّم قوم کے شایانِ شان ہے وہ اپنے ہر فرد کو کامل اطاعت کا نمونہ بنانا چاہتا ہے۔اور افسروں کے حکموں پر حیل وحجت کی اجازت نہیں دیتا کہ جو حکم پسند ہوا وہ مان لیا اور جو ناپسند ہوا اس کا انکار کردیا ''سنو اور مانو'' اسلام کا ازلی نعرہ رہا ہے مسلمان کے اس ضابطۂ اطاعت میں صرف ایک ہی استثناء ہے اور وہ یہ کہ اسے کسی ایسی بات کا حکم دیا جائے جو صریح طور پر خدا اور اس کے رسول یا کسی بالا افسر کے حکم کے خلاف ہو۔اس کے علاوہ ہر حکم میں خواہ کچھ ہو اور کیسے ہی حالات میں دیا جائے ''سنو اور مانو'' کا اٹل قانون چلتا ہے۔

اور جو اس حدیث میں الطاعۃ (یعنی مانو) کے لفظ کے ساتھ السمع (یعنی سنو) کے لفظ کا اضافہ کیا گیا ہے۔اس میں اس لطیف حکمت کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ ایک مسلمان کا کام صرف منفی قسم کی اطاعت نہیں ہے کہ جو حکم اسے پہنچ جائے وہ اسے مان لے اور بس بلکہ اسے مثبت قسم کی شوق آمیز اطاعت کا نمونہ دکھانا چاہئے اور گویا اپنے افسروں کی طرف کان لگائے رکھنا چاہئے کہ کب ان کے منہ سے کوئی بات نکلے اور کب میں اسے مانوں۔ورنہ محض اطاعت کیلئے الطاعۃ (یعنی مانو) کا لفظ بولنا کافی تھا۔اور السمع (یعنی سنو) کا لفظ زیادہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔اس لفظ کا زیادہ کرنا یقیناً اسی غرض سے ہے کہ تا رسمی اطاعت کی بجائے شوق آمیز اطاعت کا معیار قائم کیا جائے۔پس اسلامی ضابطۂ اطاعت کا خلاصہ یہ ہے کہ:

۱۔ہر امر میں اپنے افسر کے حکم کی اطاعت کرو۔خواہ اس کا کوئی حکم تمہیں پسند ہو یا ناپسند ہو۔

۲۔اپنے افسر کی طرف شوق کے ساتھ کان لگائے رکھو تا کہ اس کا کوئی حکم تمہاری تعمیل سے باہر نہ رہ جائے۔

۳۔لیکن اگر تمہارا افسر کسی ایسی بات کا حکم دے جو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول یا کسی بالا افسر کے حکم کے صریح خلاف ہے۔تو پھر جہاں تک اس حکم کا تعلق ہے۔اس کی اطاعت نہ کرو۔

(چوالیس جواہر پارے صفحہ 43-44)

مشعلِ راہ

''یہ متقی گروہ کون سا ہے؟''

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

یہ متقی گروہ کون سا ہے؟ اس بارے میں آپؑ فرماتے ہیں کہ: ''جو بیعت کے موافق دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہیں'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ 320)

بیعت کے موافق کا مطلب یہ ہے کہ بیعت کی جو شرائط ہیں ان کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اس متقی گروہ میں شامل ہو جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی اس حقیقت کو سمجھنے والا ہو جس کا آپ نے اظہار فرمایا ہے۔اللہ کرے کہ ہم کبھی اپنی ذاتی خواہشات کی تکمیل اور اناؤں کی خاطر اللہ تعالیٰ کے احکامات سے صرف نظر کرنے والے نہ ہوں۔دوسروں کے لئے ایک نمونہ ہوں تا کہ ہماری نسلیں بھی ان راستوں پر چلتے ہوئے ہمارے لئے دعائیں کرنے والی ہوں۔اور جو ہمارے ذریعہ سے احمدیت حقیقی اسلام کو قبول کریں وہ بھی اپنے ان محسنوں کے لئے دعائیں کرنے والے ہوں جنہوں نے انہیں احمدیت سے متعارف کروایا اور جن کی وجہ سے وہ احمدیت میں ہوئے۔جماعت نے تو انشاء اللہ تعالیٰ پھیلنا ہے اور پھلنا ہے۔ہم گزشتہ 100 سال سے زائد عرصہ سے یہ دیکھتے آ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت پر اپنی رحمت کا ہاتھ رکھا ہوا ہے اور جماعت میں ہر سال لاکھوں سعید روحوں کو شامل کرتا چلا جا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ نئے شامل ہونے والوں کو بھی ثبات قدم عطا فرمائے اور احسان مند اور شکر گزار بنائے۔جوں جوں جماعت کی تعداد اور مضبوطی بڑھ رہی ہے، حسد کی آگ بھی اسی طرح بڑھتی چلی جا رہی ہے۔اس کا میں پہلے بھی کئی دفعہ، کئی موقعوں پر اظہار کر چکا ہوں۔مخالفین ہمیشہ جماعت کے بارہ میں یہی سوچ رکھتے ہیں اور ان کی خواہش یہی ہوتی ہے کہ جماعت تباہ ہو۔اور یہی سوچ سکتے تھے اور انتظار میں ہوتے ہیں کہ دیکھیں جماعت اب تباہ ہوئی کہ اب تباہ ہوئی۔اور وہ یہی شور مچاتے رہے۔لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل ہمیشہ بڑھتے چلے گئے۔اللہ تعالیٰ اب بھی ہماری پردہ پوشی فرماتے ہوئے اپنا فضل فرما رہا ہے اور ہمیشہ فرماتا رہے اور دشمن کا ہر وار ناکام و نامراد ہوتا رہے۔جماعت کی یہ سب کامیابیاں جو ہمیں نظر آتی ہیں اور دشمن کو بھی اب نظر آ رہی ہیں یہ اس لئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ہے اور اس وعدہ کی وجہ سے آپؑ نے ہمیشہ جماعت کو تسلی دلائی ہے۔آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں:

''ہمارے متبعین پر ایک زمانہ ایسا آوے گا کہ عروج ہی عروج ہو گا لیکن یہ خبر نہیں کہ ہمارے دور میں ہو یا ہمارے بعد ہو۔خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔سو یہ بات ابھی پوری ہونے والی ہے'' فرمایا ''یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ اول گروہ غرباء کو اپنے لئے منتخب کیا کرتا ہے اور پھر انہیں کامیابی اور عروج حاصل ہوا کرتا ہے۔۔۔۔ہمیں اس امر سے ہرگز تعجب نہیں کہ ہمارے متبعین امیر نہ ہوں گے۔امیر تو یہ ضرور ہوں گے لیکن افسوس تو اس بات سے آتا ہے کہ اگر یہ دولت مند ہو گئے تو پھر انہی لوگوں کے ہمرنگ ہو کر دین سے غافل ہو جائیں اور دنیا کو مقدم کرلیں'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ 489)

(الفضل انٹرنیشنل 27 مارچ 2009 تا 02 اپریل 2009 صفحہ 7)

جماعت احمدیہ کی بنیاد کا تاریخی دن

23/مارچ 1889ء

تحریر ۔مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد (مرحوم) ۔ مؤرخ احمدیت

کوئی واقعہ زمین پر رونما نہیں ہوتا جب تک آسمان پر اس کا فیصلہ نہ ہو جائے ۔بعض بزرگانِ دین مثلاً علامہ محمد بن نعمان شیخ مفید (ولادت 950ء ۔وفات 1022ء) اور علامہ فضل بن حسن طبرسی طوسی امین الاسلام (متوفی 1153ء) اور تیرھویں صدی ہجری کے مشہور فاضل و محقق علامہ مومن بن حسن مؤلف نورالابصار قمطراز ہیں کہ قدیم آثار و روایات کے مطابق امام موعود طاق سن میں ظہور فرمائیں گے اور آپ کے اسم گرامی کا اعلان بذریعہ جبریل 23/ تاریخ کو کیا جائے گا۔

("چودہ ستارے" صفحہ 485 مؤلفہ مولانا نجم الحسن کراروی ۔مطبع حیدری پریس لاہور ۔طبع سوم ۔15 فروری 1973ء بحوالہ شرح ارشاد مفید صفحہ 532 غایۃ المقصود جلد 1 صفحہ 161 ۔اعلام الوریٰ صفحہ 262 ۔نور الابصار صفحہ 155) (ایضاً "چودہ ستارے" صفحہ 493 ۔بحوالہ اعلام الوریٰ صفحہ 365)

یہ آسمانی نوشتہ 23 مارچ 1889ء کو حیرت انگیز رنگ میں پورا ہوا جبکہ خدائے ذوالعرش کے ربّانی حکم سے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے لدھیانہ میں پہلی بیعت لے کر جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی ۔لدھیانہ شہر فی الحقیقت "باب لُد" کہلانے کا مستحق ہے کیونکہ یہیں برطانوی حکومت نے پنجاب کا پہلا عیسائی مشن 1835ء سے قائم کر رکھا تھا ۔یہیں سے فتنہ صلیب اٹھا اور یہیں سے کسرِ صلیب کے عالمگیر منصوبہ کا آغاز ہوا۔

اس زمانے میں سلطان عبدالحمید ثانی عثمانی حکومت کے بادشاہ اور شرف عون الشریف مکہ مکرمہ کے امیر تھے ۔ایران میں ناصر الدین قاچار ،افغانستان میں امیر عبدالرحمان خان اور مراکش میں سلطان عبدالعزیز برسرِ اقتدار تھے اور جرمنی پر قیصر ولیم دوم ،روس پر نکولس ثانی ،امریکہ میں بنجمن ہیریسن اور برٹش ایمپائر پر ملکہ وکٹوریہ کی حکمرانی تھی ۔وائسرائے ہند لارڈ لینڈسڈون اور گورنر پنجاب سر جیمز براڈوڈ لائل تھے ۔ہر طرف یاجوج و ماجوج کی خوفناک طاقتیں مسلط ہو چکی تھیں اور مسلمانانِ عالم کا زوال اور نکبت و ادبار انتہا تک پہنچ چکا تھا اور دینِ محمدی کی بے بسی کا یہ عالم تھا کہ

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

یعنی افواج یزید کی طرح ہر طرف کفر جوش مار رہا ہے اور دین حق حضرت امام زین العابدینؓ کی مانند بیمار و بے کس ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہؑ کی خدمت میں لدھیانہ کے بعض مخلصین نے پانچ سال قبل بیعت کی درخواست کی مگر آپؑ نے فرمایا "لَسْتُ بِمَأْمُوْرٍ" کہ میں مامور نہیں ۔یہ 1884ء کے اوائل کا واقعہ ہے ۔ازاں بعد 12 جنوری 1889ء کو آپؑ کے لختِ جگر سیدنا محمود کی ولادت ہوئی تو آپؑ نے اذن الٰہی سے اسی دن قادیان سے دعوت بیعت کا عام اشتہار دیا جس میں دس شرائط بیعت پر روشنی ڈالنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ جو حضرات ان شرائط سے متفق ہوں انہیں استخارۂ مسنونہ کے بعد بیعت کی اجازت ہوگی ۔اشتہار کی اشاعت کے بعد حضرت اقدس لدھیانہ تشریف لے گئے اور لدھیانہ کے جلیل القدر صوفی بزرگ اور صاحب کشف بزرگ اور حضرت حاجی احمد جان کے مکان سے متصل پیر مہد شاہ کے مکان واقعہ محلّہ جدید میں قیام پذیر ہوئے اور 4 مارچ 1889ء کو ان تمام حضرات کے نام جو بیعت کے لئے مستعد تھے بذریعہ اشتہار یہ ہدایت جاری فرمائی کہ وہ اپنے ہاتھ سے اور خوشخط قلم سے اپنے نام اور پتہ سے اطلاع دیں تا ان کا نام مبایعین کی فہرست میں درج کر لیا جائے۔

اسی اشتہار میں (جو آپ نے بیعت اولیٰ سے 19 روز قبل شائع فرمایا) نہایت پُر شوکت الفاظ میں یہ پیشگوئی فرمائی کہ:

"خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اپنی قدرت دکھانے کیلئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلاوے ۔سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہوگا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا ۔وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا ۔اور ہزار ہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا ۔وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشو و نما دے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی ۔اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کی چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کیلئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے ۔وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا ۔اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی ۔اس ربّ جلیل نے یہی چاہا ہے وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد نمبر 1 صفحہ 193)

اسی اشتہار میں حضرت اقدسؑ نے یہ اطلاع بھی دی کہ "تاریخ ہذا سے جو 4 مارچ 1889ء ہے 25 مارچ تک یہ عاجز لدھیانہ محلّہ جدید میں مقیم ہے اس عرصہ میں اگر کوئی صاحب آنا چاہیں تو لدھیانہ میں 20 تاریخ کے بعد آجائیں"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد نمبر 1 صفحہ 193)

مگر حاجی الحرمین الشریفین حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحبؓ شاہی طبیب جموں و کشمیر کو لکھا کہ وہ بجائے 20 کے 22 مارچ کو تشریف لاویں۔

(الحکم 31 مئی 1903ء صفحہ 4 ۔اور البدر 12 جون 1903ء صفحہ 162)

حضورؑ نے آپؓ سے وعدہ کر رکھا تھا کہ جب حضرت احدیت کی جناب سے بیعت کا اذن ہو گا تو سب سے پہلی بیعت آپ سے لی جائے گی۔

اشتہار 4 مارچ کے مطابق 21 مارچ سے بیعت کے طالب مخلصین نہایت ذوق و شوق اور والہانہ رنگ میں لدھیانہ پہنچنے شروع ہو گئے ۔ایک رجسٹر حضورؑ نے پہلے سے تیار کرا لیا تھا جس کی پیشانی پر لکھا تھا "بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ و طہارت" اسی رجسٹر پر آنے والوں کا اندراج کیا جانے لگا اور دیکھتے ہی دیکھتے لدھیانہ اور جالندھر کے قرب و جوار اور ریاست کپورتھلہ ،مالیر کوٹلہ اور پٹیالہ کے علاوہ جموں ،سیالکوٹ اور قادیان وغیرہ کے بہت سے خوش نصیب وجود جمع ہو گئے ۔قدوسیوں کا یہ گروہ نہایت بیتابی سے امام موعود کے دست مبارک پر بیعت کی مبارک گھڑیوں کا انتظار کرنے لگا آخر وہ دن آ گیا جو ازل سے اس پاک آسمانی سلسلہ کے سنگ بنیاد کے لئے مقرر تھا یعنی 23 مارچ 1889ء۔

اس روز صبح نو بجے سے ایک بجے دوپہر تک حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب بھیروی نے حضرت صوفی احمد جان صاحب کے مکان میں آیت اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (آل عمران: 20) پر ایک نہایت مؤثر اور ایمان افروز خطاب فرمایا جسے سامعین نے بے حد پسند کیا اور درخواست کی کہ اسے جاری رکھا جائے ۔مگر اس کے دوران نماز ظہر کا وقت ہو گیا ۔چنانچہ نماز پڑھی گئی اور پھر ان سب بزرگوں نے کھانا کھایا اور بعد نماز عصر بیعت کا آغاز ہوا۔

(رجسٹر روایات بیعت اولیٰ ۔اخبار الحکم 21 جنوری 1934ء صفحہ 6 ۔روایت حضرت حافظ نور احمد صاحب لدھیانوی ۔حیات احمد جلد سوم صفحہ 24 تا 28 مرتبہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ۔مطبوعہ اسلامی پریس حیدرآباد دکن ۔اگست 1952ء)

حضرت اقدس ایک کچی کوٹھڑی میں تشریف فرما ہوئے اور دروازہ پر خادم خاص حضرت حافظ حامد علی صاحب آف قادیان کو مقرر کر دیا اور ہدایت فرمائی کہ جسے میں کہتا جاؤں اسے کمرہ میں بلاتے جاؤ ۔چنانچہ حضور نے سب سے قبل حضرت مولانا حکیم نورالدین کو یاد فرمایا ۔اس طرح اوّل المبائعین ہونے کا شرف آپؓ کو عطا ہوا۔

آپؓ فرماتے ہیں کہ: "نبی کو جو فراست دی جاتی ہے وہ دوسروں کو نہیں دی جاتی ۔حضور نے جب میری بیعت لی تو میرا ہاتھ اس طرح پکڑتے جیسے مصافحہ کیا جاتا ہے ۔پھر مجھ سے دیر تک بیعت لیتے رہے اور تمام شرائط بیعت کو پڑھوا کر اقرار لیا ۔اس خصوصیت کا علم مجھے اس وقت نہیں ہوا مگر اب یہ بات کھل گئی"

(تشحیذ الاذھان قادیان جلد 7 نمبر 10 صفحہ 477 ۔ایضاً کلام امیر (ضمیمہ بدر قادیان) صفحہ 25 کالم 2)

بیعت کے الفاظ حضور نے اپنے قلم مبارک سے لکھ کر پہلے ہی حضرت حکیم الامت کو عنایت فرما دیے تھے جو یہ تھے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی

"آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے ان تمام گناہوں اور خراب عادتوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں مبتلا تھا اور اپنے سچے دل اور پکے ارادہ سے عہد کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کے لذات پر مقدم رکھوں گا اور اشتہار کی دس شرطوں پر حتی الوسع کاربند رہوں گا اور میں اپنے گزشتہ گناہوں کی خدا تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ، اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ ۔وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ۔رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ اعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔"

(عکس الفاظ بیعت ۔تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 127 ۔ناشر ادارۃ المصنفین ۔ربوہ ۔دسمبر 1963ء)

حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب کے بعد میر عباس علی صاحب ،حضرت شیخ محمد حسین صاحب خوشنویس مراد آبادی ،حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری اور حضرت مولوی عبداللہ صاحب ساکن تنگی علاقہ چارسدہ (ضلع پشاور) بالترتیب بیعت سے مشرف ہوئے ۔حضرت میر عنایت علی صاحب لدھیانوی کا بیان ہے کہ مجھے میر عباس علی صاحب نے قاضی خواجہ علی صاحب کو بلانے کے لئے بھیج دیا ورنہ تیسرے نمبر میں ہی جاتا ۔بہرحال ازاں بعد حضور نے

Vol. 17 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 03
Ahmadiyya Muslim Jamaat, National Shoba Tasneef, , Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

حضرت منشی اللہ بخش صاحب لدھیانوی کا نام لے کر بلایا۔ پھر حضرت شیخ حامد علی صاحب سے فرمایا کہ خود ہی ایک ایک کو بھیجتے جائیں۔ اس پر حضرت قاضی خواجہ علی صاحب لودھیانوی، حضرت میر عنایت علی صاحب، حضرت چوہدری رستم علی صاحب مدار ضلع جالندھر اور پھر معاً بعد یا کچھ وقفہ کے ساتھ کپورتھلہ سے حضرت منشی اروڑا خان صاحب اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب جیسے فدائیوں نے بیعت کی۔ حضرت منشی صاحب بیعت کرنے لگے تو حضورؑ نے فرمایا کہ آپ کے رفیق کہاں ہیں؟ عرض کیا کہ منشی محمد اروڑا خان صاحب نے تو بیعت کر لی ہے اور محمد خان صاحب نہا رہے ہیں کہ نہا کر بیعت کریں۔ چنانچہ حضرت میاں محمد خان صاحب بھی حاضر ہو گئے اور بیعت کر لی۔ ستائیسویں نمبر پر حضرت منشی رحیم بخش صاحب سنوری کی بیعت ہوئی۔ اس طرح بیعت اولیٰ کے پہلے روز باری باری چالیس بزرگوں کو خدا تعالیٰ کے مقدس اور موعود امام کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت نصیب ہوئی۔

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 77.78 و جلد 3 صفحہ 13 مرتبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ)

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کی شہادت ہے کہ ”حضورؑ تنہائی میں بیعت لیتے تھے اور کواڑ بھی قدرے بند ہوتے تھے۔ بیعت کرتے وقت جسم پر ایک لرزہ اور رقت طاری ہو جاتی تھی اور دعا بعد بیعت بہت لمبی فرماتے تھے۔

(اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ 87۔ مؤلفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے۔ ناشر طاہر اکیڈمی لاہور مئی 1991ء)

مردوں کی بیعت ہو چکی تو حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ اندرون خانہ تشریف لے گئے اور حضرت مولانا نورالدین صاحب کی اہلیہ محترمہ اور حضرت صوفی احمد جان صاحب کی صاحبزادی حضرت صغریٰ بیگم صاحبہ اور بعض اور خواتین نے بیعت کی۔ حضرت اقدس کی حرم محترم ابتدا ہی سے آپ کے سبھی دعاوی پر ایمان رکھتی تھیں اور شروع ہی سے اپنے تئیں بیعت میں سمجھتی تھیں اس لئے آپ نے اپنے تئیں الگ بیعت کی ضرورت نہیں سمجھی۔

حضرت اقدس لدھیانہ میں 18 اپریل 1989ء تک قیام فرما رہے۔ ابتداءً محلّہ جدید میں اور پھر محلّہ اقبال گنج میں۔ اس دوران بیعت کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ پہلے بیعت انفرادی رنگ میں ہوتی تھی پھر مجمع عام میں یا بذریعہ خطوط ہونے لگی۔

بلاشبہ 23 مارچ 1989ء کا تاریخ ساز دن ایام اللہ میں سے ہے جو اپنی عظمت و اہمیت کے اعتبار سے رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔ یہی وہ مبارک دن ہے جب کہ دین حق کی نشأۃ ثانیہ کا چاند مطلع عالم پر طلوع ہوا جس کی نورانی کرنوں سے زمین کے کنارے تک جگمگا اٹھے۔ برصغیر پاک و ہند کے مایہ ناز انشاء پرداز اور اُردو ادب کے زبردست نقاد اور متعدد مذہبی اور علمی کتب کے مصنف علامہ نیاز فتح پوری نے ماہنامہ نگار لکھنؤ بابت ماہ جولائی 1960ء تحریر فرمایا کہ:

”تحریک احمدیت کی تاریخ 1889ء سے شروع ہوتی ہے جس کو کم و بیش ستّر سال سے زیادہ زمانہ نہیں گزرا لیکن اس قلیل مدت میں اس نے اتنی وسعت حاصل کی کہ آج لاکھوں نفوس اس سے وابسطہ نظر آتے ہیں اور دنیا کا کوئی دور دراز گوشہ ایسا نہیں جہاں یہ مردان خدا اسلام کی صحیح تعلیم کی نشر و اشاعت میں مصروف نہ ہوں اور جب قادیان و ربوہ میں صدائے اللہ اکبر بلند ہوتی ہے تو ٹھیک اس وقت یورپ و افریقہ و ایشا کے ان بعید و تاریک گوشوں سے بھی یہی آواز بلند ہوتی ہے جہاں سینکڑوں غریب الدیار احمدی خدا کی راہ میں دلیرانہ قدم آگے بڑھائے ہوئے چلے جا رہے ہیں“

خدا کا ہم پہ بس لطف و کرم ہے
وہ نعمت کونسی باقی جو کم ہے
زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے
ظہور عون و نصرت دمبدم ہے
حسد سے دشمنوں کی پشت خم ہے
سنو اب وقتِ توحیدِ اتم ہے
ستم اب مائلِ ملک عدم ہے
خدا نے روک ظلمت کی اٹھا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِی

(درثمین)

(الفضل انٹر نیشنل 18 مارچ 2011ء تا 24 مارچ 2011ء۔ صفحہ 9۔10)

Plaket Aktion München

جرمنی کے شہر میونخ صوبہ بائرن میں مرکزی شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ جرمنی کے پلان کے مطابق میونخ شہر کے Underground Trains (U-Bahn) میں 16 جنوری تا 15 فروری 2012 تک Plaket Aktion کا پروگرام ترتیب دیا گیا۔ مذکورہ وقت سے قبل ہی ماہ جنوری کے آغاز سے ہی Underground Trains (U-Bahn) میں یہ Plaket نصب ہو گئے تھے۔ اسی پروگرام کے تحت پریس کانفرنس، تبلیغی نشستیں، flyers کی تقسیم اور نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا۔

میڈیا کو دعوت

شہر میں تبلیغی نشست اور Press conference کرنے سے قبل پرنٹ میڈیا کو بروقت اطلاع اور دعوت دی گئی۔ اس ضمن میں میونخ اور اس کے 50KM کے اطراف میں موجود تمام اخباری نمائندگان، ریڈیو سٹیشن اور TV چینلز کے قوائد اکھٹے کئے گئے۔ میڈیا کو دعوت دینے کے لئے E- Mail اور ٹیلیفون کے ساتھ ساتھ بذریعہ ڈاک ایک مکمل دستاویز بھی بھجوائی گئی جسمیں مقامی جماعت کی طرف سے دعوت نامہ، مرکزی Press Release اور کتابچہ Islam Gehört zum Deutschland اور مکرم نیشنل امیر صاحب کی طرف سے سال نو کی مبارک باد کا کارڈ شامل تھے۔

پریس کانفرنس

مورخہ 17 جنوری 2012 کو شعبہ تبلیغ مرکزیہ سے مشورہ کے بعد ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا اس پریس کانفرس کیلئے ایک ہال شہر کے عین وسط میں لیا گیا۔ اس ہال کو جماعتی پوسٹروں اور بینرز سے سجایا گیا۔ مرکز کے شعبہ تبلیغ کی طرف سے مکرم و محترم مربی سلسلہ جناب محمد احمد راشد صاحب اور مکرم و محترم جناب منان حق صاحب اس پروگرام میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ اس پریس کانفرس کا آغاز قائد مجلس میونخ کی Presentation سے ہوا جس میں اُنہوں نے جماعت احمدیہ اور جماعت میونخ کی تاریخ پر راشنی ڈالی۔ اس کے بعد میڈیا کے سامنے مرکزی Press Release پڑھ کر سنائی گئی جس کے بعد سوال و جواب کی پیش کشش کی گئی۔ الحمدللہ میڈیا کا ردعمل کافی مثبت رہا۔ اس پریس کانفرس کا دورانیہ تقریباً ایک گھنٹہ رہا۔

تبلیغی نشستیں

پلان کے مطابق دو تبلیغی نشستیں کروائی گئیں۔

پہلی تبلیغی نشست 17 جنوری 2012 کو پریس کانفرس کے معاً بعد ہی اُسی ہال میں کی گئی۔ اس نشست کا عنوان "Muslime für Freedem " (مسلمان، امن کے لئے) تھا۔ اس ضمن میں نشست سے قبل 2300 دعوت نامے یونیورسٹی اور ہال کے اردگرد کے مکانوں میں ڈالے گئے۔

اس نشست کا آغاز جماعت احمدیہ کے مختصر تعارف سے ہوا اس کے بعد قرآن کریم کی تلاوت اور جرمن ترجمہ پیش کیا گیا اور محترم جناب منان حق صاحب نے "امن" کے موضوع پر ایک تقریر پیش کی۔ آخر میں حاضرین کو سوالوں کا موقع دیا گیا جن کے جوابات بڑے اچھے اور مفصل انداز میں دئے گئے۔ اس نشست کا دورانیہ ایک گھنٹہ اور بیس منٹ رہا۔

اسی پروگرام کے سلسلے میں دوسری تبلیغی نشست مورخہ 09 فروری کو مغربی میونخ میں کی گئی جس کا عنوان تھا " Die Frau im Islam " (اسلام میں عورت کا مقام)۔ اس نشست سے قبل بڑی تعداد میں دعوت نامے مذکورہ ہال کے اردگرد کے گھروں میں تقسیم کے گئے اور اس پروگرام کی ایک خبر اخبار میں بھی شائع کی گئی۔ مہمانوں کی طرف سے کافی مثبت سوالات کئے گئے جن کا تسلی بخش جوابات دئے گئے۔ اس نشست کا دورانیہ ایک گھنٹہ اور بیس منٹ رہا۔

جماعتی Flyers کی تقسیم

ریجن بائرن کو مرکز سے ایک بڑی تعداد میں نئے Flyers موصول ہوئے جس پر جماعت کا مختصر تعارف درج تھا۔ ان Flyers کو تقسیم کرنے کے لئے 21 اور 28 جنوری کا انتخاب کیا گیا۔ اس کی ذمہ داری زونل قائد بائرن اور زعیم علاقہ بائرن کے سپرد کی گئی تا کہ اس پروگرام میں دیگر جماعت و مجالس کے خدام و انصار شامل ہو کر اس کو کامیاب بنائیں۔ اس مقصد کے لئے شہر کے پُر ہجوم مقامات کا انتخاب کر کے وہاں خدام و انصار کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ سخت سردی و نامناسب حالات کے باوجود ان دنوں میں کُل 10,400 کی تعداد میں flyers تقسیم کئے گئے۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے جماعت میونخ کے ساتھ ساتھ ریجن کی مجلس Augsburg، مجلس Neuburg، مجلس Regenburg، مجلس Frontenhausen اور مجلس Nürnberg کے خدام و انصار نے شرکت کی۔

جماعتی نمائش

اس پروجکٹ کے ساتھ میونخ کے وسیع علاقہ میں ایک نمائش لگانا بھی مقصود تھا۔ اس کے لئے میونخ شہر کے Trudringer Kultur Zenturem میں مورخہ 20 تا 27 جنوری اسلام کے موضوع پر نمائش لگائی گئی۔ نمائش سے قبل اس کے دعوت نامے ہال کے اردگرد موجود گھروں میں دیئے گئے اسی طرح اس کے بڑے پوسٹر بھی نصب کئے۔ اس نمائش کو مقامی افراد کی کثیر تعداد نے دیکھا۔

اس پروگرام کو مزید کامیاب بنانے کے لئے اور جماعت کا پیغام اعلیٰ سیاسی عہدیدران تک پہنچانے کے لئے ایک مکمل دستاویز کی شکل میں اس علاقہ سے منتخب ہونے والے صوبائی اسمبلی، قومی اسمبلی اور یورپی یونین کے ممبران کو بذریعہ خط ارسال کئے گئے۔

ان تمام سرگرمیوں کی Media coverage کے لئے دیگر TV، ریڈیو اور اخباری نمائندوں کے علاوہ MTA کی بھی خصوصی دعوت دی گئی۔

اسی طرح میونخ شہر کی ان تبلیغی سرگرمیوں کی خبر یہاں کے مشہور اخبارات نے شائع کی جن میں Süd Deutsche Zeitung اس کی روزانہ تقریباً 4,18,000 ایڈیشن، Münchener Merkur جس کی ایک دن میں اوسطً 2,19,000 ایڈیشن، Der Monat کی ماہ میں 9,000 ایڈیشن اور Wochen Anzeigen München جس کی ہفتہ وار 35,000 ایڈیشن شائع ہوتی ہیں نے شائع کی۔

اس کے علاوہ München TV نے اور Antene Bayern ریڈیو جس کو ایک اندازے کے مطابق ایک گھنٹے میں 8,99,000 افراد سنتے ہے نے ان تبلیغی سرگرمیوں کی خبر کو نشر کیا۔